سوال

(218)قربانی کا حکم حُجاج کرام سے مختص نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی صرف حاجیوں کو کرنی چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کا حکم حاجیوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی رہ رہے ہوں۔ حج پر کی جانے والی قربانی کو ہدی اور نسک کہا جاتا ہے جبکہ حج کے موقع پر کی جانے والی قربانی کو اضحیة کہا جاتا ہے جس کی جمع اضاحی ہے۔ اسی وجہ سے قربانی والی عید کو عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے۔ لہذا یہ بات درست نہیں کہ قربانی کرنے کا حکم صرف حجاج کرام کے لیے ہے۔ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کہتے ہیں:

قربانی کرنے کا مطلق حکم بھی دوسرے مقام پر موجود ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲ ... سورة الكوثر

''اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔''

اس کی عملی تبیین وتشریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینے میں ہر سال 10 ذوالحجہ کو قربانی کرتے رہے اور مسلمانوں کو بھی قربانی کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی قربانی کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی بابت جہاں دیگر بہت سی ہدایات دیں، وہاں یہ بھی فرمایا کہ 10 ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے (عید کی) نماز پڑھیں اور اس کے بعد جا کر جانور ذبح کریں، فرمایا:

''جس نے نماز (عید) سے قبل اپنی قربانی کر لی، اس نے گوشت کھانے میں جلدی کی، اس کی قربانی نہیں ہوئی۔'' (بخاري، العيدين، التكبير الى العيد، مسلم، الاضاحی، ۔۔۔ وفقتها)

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ قربانی کا حکم ہر مسلمان کے لیے ہے وہ جہاں بھی ہو۔ کیونکہ حاجی تو عید الاضحیٰ کی نماز ہی نہیں پڑھتے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم غیر حاجیوں کے

لیے ہی ہے۔ تاہم یہ واجب نہیں ہے سنتِ مؤکدہ ہے۔ (احسن البیان، تفسیر سورۃ الحج: 36)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ: 498

محدث فتویٰ